



برکاتِ وضوء

مرتبہ

امام الزاہدین و العارفین قطب عالم

حضرت مولانا قاضی زاهد الحسینی

ناشر

خانقاہ مدنی اٹک شہر
پاکستان ۹۰۲۴۸۴-۰۵۹۷

دارالافتاء

نام کتاب	_____	برکات وضو	★
مرتبہ	_____	قاضی زاید حسینی	★
خطاط	_____	محمد عبدالواحد	★
تعداد بار دوم	_____	ایک ہزار	★
قیمت	_____	۱۰ روپے	★
			★

ملنے کا پتہ :- **فلاحی محمد اسعد الحسنی**

نارالار شاو مدنی روڈ، انکسپلر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده

مورخہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۸۳ء حقیر خطبہ جمعہ میں
عبادات کی برکات پر عرض کر رہا تھا کہ اسی سلسلہ میں وضو کا ذکر بھی آگیا کہ
اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہر عبادت کو اپنی رضا مندی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح
عبادات کے عبادی اور لوازمات بھی عند اللہ برکت اور اجر و ثواب کا ذریعہ
ہیں۔ چنانچہ وضو جو کہ نماز کے لئے جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر چند اعضاء کے دھونے
کا نام ہے مگر یہ بھی عظیم برکات کا حامل ہے۔ ان برکات میں سے کچھ ذکر کر دیا گیا
بعد میں یہ خیال آیا کہ اگر ان برکات میں سے چند کو شائع کر دیا جائے تو اس سے
ان شاء اللہ کافی نفع ہو جائے گا۔ چنانچہ سر دست وضو کی برکات میں سے
صرف تیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نافع بنائے۔ آمین

قاضی محمد زاہد الحسینی

۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

۲۶ ستمبر ۱۹۸۳ء

فضیلت وضو

نزول قرآن عزیز سے پہلے وضو کا حکم

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا جَبْرِيْلُ أَنَا هُوَ فِي أَوَّلِ مَا أَوْحَى إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ
وَالصَّلَاةَ (رواه الدارمی مشکوٰۃ)

ترجمہ و تشریح۔

”حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سب سے پہلے جبریل علیہ السلام حاضر
ہوتے تو آپ کو وضو کرنے کا طریقہ بتایا اور نماز کی تعلیم دی۔“
چونکہ قرآن عزیز کا نزول حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والا تھا شاید

اس لئے پہلے وضو کرنے کا طریقہ بتایا۔ گویا تشریعی احکام میں سب سے پہلے جو حکم آپ پر نازل ہوا اور جس کا طریقہ آپ کو من جانب اللہ بتایا گیا وہ وضو ہے۔
ف۔ امت پر وضو کا حکم سورہ المائدہ آیت ۶ میں نازل فرمایا۔

① پاؤں و مسلمان کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

ارشاد قرآن عزیز ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ (بقوۃ ۲۲۲)

ترجمہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند فرماتا ہے

پاک رہنے والوں کو۔

تشریح۔ اس آیت میں خداوند قدوس نے ان سعادت مند مسلمانوں میں سے دو

قسم کے انسانوں کا ذکر فرمایا جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔ پہلی قسم ان

لوگوں کی ہے جو اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ توبہ سے روحانی پاکیزگی حاصل ہو

جاتی ہے اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو پاک رہتے ہیں۔ وضو و غسل استنجا

سب پاک ہونے کے لئے شریعت نے مقرر فرمائے ہیں۔

۲۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے توابین اور متطہرین کا الگ الگ ذکر

فرمایا گویا یہ دونوں عبادتیں مستقل عبادتیں ہیں اور دونوں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔

۶

(۲) وضو سب انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ
هَذَا وَضُوءِي وَوَضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَوَضُوءُ إِبْرَاهِيمَ (مشكوة)
ترجمہ: سید و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح وضو فرمایا کہ اپنے سب اعضا
کو تین تین مرتبہ دھویا اور ارشاد فرمایا یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے آنے
والے سب انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔
تشریح :- اگر ایک آدمی اپنے اعضاء وضو (چہرہ - بازو - پاؤں) کو ایک
ایک بار بھی دھوئے گا اور سر کا مسح کرے گا تو اس سے بھی فرض ادا ہو جائے گا
مگر جو وضو سید و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے وہ ان اعضاء کا تین تین بار
دھونا ہے جس پر کہ امت کا عمل ہے۔ اس وضو کی برکت اور فضیلت اس
بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ سب انبیاء علیہم السلام بھی وضو کرتے تھے خصوصاً
سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے وضو کا ذکر فرمایا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
ملت ابراہیمی پر تھے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا
کا وضو کر کے نماز پڑھنا احادیث میں وارد ہے۔

فتے بخاری شریف میں ہے کہ جب (مصر کے) بدکردار بادشاہ نے حضرت
سارہ کو طلب کیا تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز کے لئے کھڑی ہو گئیں۔ اس
بدکردار کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین نے بہت سخت پکڑ لیا (فتح ج ۶ ص ۲۸۰)
فتے بعض نے کہا ہے کہ اردن کا بادشاہ تعادست
فتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ با وضو رہنے والا ظالم کے ظلم سے محفوظ
رہتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ و عونہ۔

③ با وضو رہنا ایمان کی علامت ہے

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
گرامی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ نَعِيرَ أَسْوَابِكُمْ الصَّلَاةُ وَلَا
يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ (رواہ مالک واحد وابن ماجہ والدارمی)
ترجمہ: تم دین پر سیدھے رہو یعنی دین کے سب کاموں پر پورا پورا عمل کرو۔ مگر
ایسی حالت اختیار کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے (اس لئے) جان لو کہ تمہارے
سب اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی نگہداشت وہی کتر ہے
جو مومن ہوتا ہے۔

تشریح۔ چونکہ انسان کمزور ہے شریعت کے تمام احکام کو پوری طرح ادا کرنا اور تمام اچھے اخلاق اور اعمال کو پوری طرح ادا کرنا ہر انسان کی طاقت سے باہر ہے کوئی نہ کوئی کمزوری انسان میں رہ جاتی ہے (یہ صرف انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے کہ وہ شریعت پر پورے طور سے عمل کرتے ہیں) اس لئے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امت پر بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ یہ ارشاد فرمایا کہ تم نماز تو ضرور ادا کرو کیونکہ نماز تمام اعمال میں سے بہترین عمل ہے اور نماز کے نئے و فضول لازم ہے۔ تو مومن کو یہ چاہئے کہ وہ دل اور بدن کی پاکیزگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر رہے۔

وہ۔ بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ دو عبادتیں ایسی ہیں جن کا علم اس عبادت کرنے والے کو ہوتا ہے اور خداوند قدوس کو ہوتا ہے۔ (اور یہ دو عبادتیں روزہ اور وضو ہیں)

④ جنت کے آٹھوں دروازوں کا کھل جانا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَلْيَبْلُغْ أَوْ فَيَسْبِغْ الْوُضُوءَ

ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ وَفِي رَوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يُدْخَلُ مِنْ أَيِّهَا
شَاءَ ^{درودِ صلح}

ترجمہ۔ تم میں سے جب کوئی وضوء کرتا ہے اور کامل طور پر وضوء کرتا ہے پھر یہ
کہتا ہے اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمداً عبداً و رسولہ۔ اور ایک روایت
میں یہ بھی آیا ہے کہ اشہدان لا الہ الا اللہ و وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمداً
عبداً و رسولہ۔ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔
ان میں سے جس میں داخل ہو اس کو اجازت ہے۔

تشریح۔ جب کوئی مسلمان وضوء کرتا ہے اور اپنے اعضاء وضوء کو اچھی
طرح کامل طور پر دھو رہا ہے اور پھر اس کے بعد کلمہ شہادت پڑھتا ہے جس سے
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے جو وضوء کیا ہے تو وہ صرف صفائی کے لئے نہیں کیا
کیونکہ کئی لوگ بلکہ غیر مسلم بھی روزانہ غسل کرتے ہیں۔ مگر ان کی نیت اللہ تعالیٰ
کو راضی کرنا نہیں ہوتی، بلکہ اس نے جو وضوء کیا ہے وہ اس لئے کیا ہے کہ اسے
سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر یقین ہے اس یقین اور تصدیق
کے اظہار پر جنت کے سب دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کو ان سب

سے داخل ہونے کی اجازت مل جاتی ہے (جس کا ظہور قیامت کے دن ہوگا)

⑤ وضو سے سارے بدن کا پاک ہو جانا

ابو ہریرہ وابن مسعود وابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَطْهَرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ
وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهَرْ إِلَّا
مَوْضِعَ الرُّحُونِ۔

ترجمہ۔ جو آدمی وضو کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے (بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھے تو اس سے اس کا سارا بدن پاک ہو جائے گا۔ اور جس نے وضو کیا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا (بسم اللہ الرحمن الرحیم) نہ پڑھی تو اس کے صرف وضو کے اعضاء ہی پاک ہوں گے۔ (نماز درست ہو جائے گی)

تشریح۔ جب ایک مسلمان نے وضو کامل کر لیا تین اعضاء دھو کر سر کا مسح کر لیا تو اب اس سے نماز پڑھنا تو جائز ہو گیا۔ لیکن جب وضو کو ایک غبار سمجھ کر اور نیک کام سمجھ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لی تو اس کی برکت سے وضو کی طہارت کے اثرات سب بدن کو اپنی رحمت میں لے لیں گے۔

اس کی مثال یوں سمجھ لیں کہ ایک چارپائے یا پرندے کو ذبح کر دیا گیا اس کے بدن سے خون نکل گیا ذبح تو درست ہو گئی مگر جب بسم اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے گا تو اب اس کا گوشت پوست پاک ہو جائے گا۔

⑥ دعا کے لئے وضو کرنا مستحب (بہتر) ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزوہ اوطاس میں حب ابو عامر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے آخری وقت میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام دیا کہ:-
”سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیں اور یہ بھی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرما دیں۔“

چنانچہ حب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرما کر وضو فرمایا پھر اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدٍ أَوْ عَامِرٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ۔

ترجمہ۔ یا اللہ ابو عامر کو جس کا نام عبید ہے بخش دے یا اللہ اس کو قیامت کے دن اپنی بہت سی مخلوق سے بلند درجہ عطا فرما۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس کی شرح میں فرمایا۔

يستفاد منه استحباب التطهير لاسراة الدعاء و

(فتح ج ۸ ص ۳۵)

رفع اليدين في الدعاء
ترجمہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کرتے وقت وضو کرنا اور دونوں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔

⑤ روزمرہ کی زندگی کو وضو سے شروع کرنے سے خوشی و مسرت ملتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ سے آپ نے فرمایا کہ:-

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:-

يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامُ
ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ
فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ
عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ
وَإِلَّا أَصْبَحَ نَجِيبًا نَفْسٍ كُسْلَانٍ (متفق علیہ)

ترجمہ حدیث۔ شیطان تم میں سے ہر ایک کی پیشانی پر چب کہ وہ سو جاتا ہے

یقین کریں باندھ دیتا ہے ہر گروہ پر یہ لکھ دیتا ہے کہ ابھی رات کافی لمبی ہے۔
اس لئے سوتا رہ، پس اگر وہ نیند سے بیدار ہوا اور اللہ کا نام لے لیا تو ایک گروہ
کھل جاتی ہے۔ اس کے بعد اگر وضو کر لیا تو دوسری گروہ کھل جاتی ہے۔ اس کے
بعد اگر نماز بھی پڑھ لی (تو صبح کو خوش باش اور پاکیزہ مزاج ہو کر اٹھتا ہے ورنہ
ناپاک نفس اور سست اٹھتا ہے۔)

تشریح۔ اگر نیند سے بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے اور پھر وضو کر کے
نوافل ادا کرے تو سارا دن خوشی اور مسرت میں گزرے گا۔ ورنہ وہی کسستی
تبد مزاجی غالب رہے گی۔

⑧ یا وضو نیرستید میں شہادت کی موت ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب فضل من بات علی الوضو میں حضرت براد
بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجِعَكَ
فَتَوَضَّأَ وَصَوَّأَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَصْطَبَعَ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ
ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي
إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ

ذَٰلَا مَنجَامِنَكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي
اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ
فَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ۔

ترجمہ۔ ہر ابن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھے سید دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر جائے تو اس طرح وضو کر جس
طرح نماز کے لئے کرتا ہے پھر اپنے بستر پر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھ
(جس کا ترجمہ درج ذیل ہے) یا اللہ میں نے اپنی ذات کو تیرا فرماں بردار بنایا اور
اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے اور بھروسہ اور تکیہ تیری ذات پر کیا ہے۔ تیری
رحمت کی امید پر اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیرے عذاب سے
تیری ذات ہی جلے پناہ اور جائے نجات ہے۔

یا اللہ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا ہے۔

اگر اس طرح با وضو ہو کر اس طریقہ پر یہ دعا پڑھ کر تو سو گیا اور اس رات
تیری موت ہو گئی تو تو فطرت (سنت) پر مرے گا۔ یہ کلمات تیرے آخری کلمات
ہوں (ان کے بعد کوئی دنیاوی کلام نہ کرے)

تشریح۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ "با وضو سونا سنت اور باعث
سعادت ہے۔ اور اگر رات کو موت آگئی تو وہ سعادت اور شہادت کی مشہور ہوگی

⑨ وضو کی برکت سے اعضا چمکیں گے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبِرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَ حَدَّثَتْ اَنَا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا
قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَ اِخْوَانُنَا
الْمُتَنِیْنِ لَمْ یَأْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مِنْ لَمَیَّاتٍ بَعْدُ
مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ کُوْ اَنْ رُجُلًا لَّہُ خَیْلٌ
غُرٌّ مُّعْجَلَةٌ بَیْنَ یَدَیْ ظَهْرِیْ خَیْلٌ دُھَمٌ بِہُمْ اِلَّا یَعْرِفُ
خَیْلَہُ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَنْتُمْ یَا تُوْنَ غُرًّا مُّعْجَلَةً
مِنْ اَلْمَرْسُوْدِ وَ اَنَا فَرَطُہُمْ عَلٰی الْخَوَیْضِ (رواہ مسلم)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ سے
وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور یہ
فرمایا کہ اے ایمان والوں کے گھرو تم پر سلام ہو اور ہم بھی ان شمار اللہ تم سے ملنے
والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم دیکھ لیتے اپنے بھائیوں کو۔ تو صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم جناب کے بھائی نہیں۔ ارشاد فرمایا تم میرے صحابہ

(ساتھی) ہو۔ اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک دنیا میں نہیں آئے (پیدا نہیں ہوئے) اس پر صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کس طرح پہچانیں گے جو آج تک نہیں آئے (پیدا نہیں ہوئے) اس پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرا کیا خیال ہے کہ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں (چمکدار ہوں) ایسے گھوڑوں میں غلط ہوں جو بہت زیادہ سیاہ رنگ کے ہیں کیا یہ آدمی اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لے گا؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں ضرور پہچان لے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ سفید پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں چمک داروں کے ساتھ آئیں گے۔ اور میں حوض (کوثر) پر ان سے پہلے پہنچ چکا ہوں گا۔

حضرت ابو درودار رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہی قیامت کے دن سب سے پہلے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ تو میں چاروں طرف سے اپنی امت کو دوسری امتوں میں سے پہچان لوں گا۔ اس پر ایک مرد نے کہا کہ آپ کس طرح اپنی امت کو امت نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک میں سے پہچان سکیں گے؟

سید و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں وضو کے اثر سے سفید ہوں گے اور یہ شرف میری امت کے بغیر کسی دوسرے نبی (علیہ السلام) کی امت کو حاصل نہ ہوگا۔ اور میں اپنی امت کو اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ان کے نامہائے اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں آجائیں گے اور ان کی چھوٹی اولاد (نابالغ مرنے والی) ان کے آگے آگے دوڑتی ہوگی۔
 فتنے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ

- ۱۔ وضو کی برکت سے مسلمانوں کے وہ اعضا چمکیں گے جن کو دھویا گیا تھا اور یہ شرف صرف سید و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا کیا جائے گا۔
- ۲۔ قیامت کے دن اسی بدن کے ساتھ انسانوں کو اٹھایا جائے گا۔ کوئی دوسرا بدن نہ ہوگا۔

۳۔ اسی طرح یہ معلوم ہوا کہ اعمال کے اثرات موت سے ملت نہیں سکتے۔ بلکہ وہ موجود رہتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو ظاہر فرما دے گا۔

فتنے۔ چونکہ طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے نبی نوح علیہ السلام تھے شاید اس لئے اس حدیث میں سائل نوح علیہ السلام کا نام لیا جن کو ابوالبشر ثانی (دوسرا آدم) بھی کہا گیا ہے۔

⑩ وضو کی برکت سے جنت کا داخلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عن بن عامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحَسِّنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ مُتَبَدِّلًا عَلَيْهَا قَلْبَهُ وَوَجْهَهُ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ عامر کے بیٹے عقیقہ سے روایت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی بھی مسلمان وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت اس حالت میں پڑھ لیتا ہے کہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے تو ایسے آدمی کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

تشریح۔ ایک مسلمان جب وضو کے تمام فرائض اور مستحبات تک پورے کر لیتا ہے اور پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہے جو تحیۃ الوضو کہلاتے ہیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے اس کو وضو کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔ صحت، بدن اور عبادت کی نیت سے اس نے وضو کیا ہے تو ایسا آدمی جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

فتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکرانہ وضو کے اجر و ثواب میں رحمت
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ غفرلہ ما تقدم من ذنبه (اللہ تعالیٰ
اس کے پہلے گناہ بخش دیتے ہیں۔

فتے ۲۔ بخاری اور مسلم اور ترمذی میں یہ روایت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ:-
رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تو
کون سا عمل کرتا ہے کہ میں جب کبھی جنت میں داخل ہوتا ہوں تو تیرے چلنے کی
آہٹ (دونوں جوتوں کی آہٹ) پاتا ہوں۔ اس کے جواب میں حضرت بلال رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا کہ میں جب اذان کہتا ہوں تو دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں اور
جب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھ
پر دو رکعت نفل پڑھنے لازم ہیں۔ یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ تجھے یہ انعام ان دو کی وجہ سے ملتا ہوا ہے۔ (مشکوٰۃ انابوہرہ
وبریدہ رضی اللہ عنہما)

⑪ وضو کے پانی سے گناہوں کا جھڑنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ

حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ (مستفوع علیہ)

ترجمہ۔ حضرت عثمان سے روایت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان سے فرمایا انہوں نے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی وضو کرے پس اچھی طرح وضو کرے اس کے بدن سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

تشریح۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کی برکات میں سے یہ ایک عظیم برکت ارشاد فرمائی ہے کہ جس طرح پانی سے ظاہری طور پر اعضاء سے میل و کچیل گر جاتی ہے اسی طرح گناہوں کی میل و کچیل بھی گر جاتی ہے صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں تفصیل کے ساتھ ارشاد نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کا ترجمہ یہ ہے :-

جب کوئی مسلمان بندہ (یا ایمان دار بندہ) وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا ہے۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، پس جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے چھوا ہو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔ پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے دونوں پاؤں گئے ہوں پانی کے ساتھ یا پانی کے

آخری قطرہ کے ساتھ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل جاتا ہے۔
 ف۔ پہلی روایت میں 'لفظ خطا کا کلمہ ارشاد فرمایا ہے۔ مگر جس روایت
 کا ترجمہ درج کیا گیا ہے اس روایت میں ذنوب کا کلمہ آیا ہے جو کہ ذنوب کی جمع
 ہے۔ اگر چھوٹے بڑے سب گناہ مراد ہوں تب بھی تسلیم کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں
 اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ رحیم ہے۔

⑫ با وضو مسجد کو آنے سے حج کا ثواب ملتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَوَّجَ مِنْ بَيْتِهِ مَتَطَهَّرًا إِلَى صَلَاةٍ
 مَكْتُوبَةٍ فَاجْرَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرَمِ (رواه ابو داؤد)
 ترجمہ۔ ابو امامہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ راضی ہو ابو امامہ سے وہ فرماتے ہیں کہ
 ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نمازی اپنے گھر سے اچھی طرح پاکیزہ
 ہو کر نماز (باجماعت) ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے تو اس کو اس طرح کا ثواب
 ملتا ہے جیسا کہ اس حاجی کو ملتا ہے جو (گھر سے) احرام باندھ کر جائے۔
 تشریح۔ چونکہ حج کو جانے والا بھی بیت اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔ اور اس کے
 لئے احرام باندھتا ہے اسی طرح نماز باجماعت کے لئے گھر سے وضو کرنے والا

بھی اللہ تعالیٰ کے گھر (مسجد) کو جا رہا ہے یہ وضو گویا اس کا احرام ہے۔
 فے۔ اس ارشاد گرامی میں صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کا ذکر فرمایا ہے
 کیونکہ نوافل اور سنت گھر میں ادا کرنا بہتر ہے۔
 فے۔ ایسے نمازی کا اجر و ثواب محرم حاجی کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی دوسرے
 نمازیوں سے زیادہ اجر ملتا ہے۔ (واللہ الموفق)
 فے۔ نماز باجماعت میں بھی اجتماع ہوتا ہے جیسا کہ حج کے موقع پر
 بیت اللہ شریف میں بوقت نماز ہوتا ہے۔ اگرچہ بیت اللہ شریف کا اجتماع
 بہت ہی بڑا ہوتا ہے مگر اجتماعی عبادت ہونے کے لحاظ سے نماز باجماعت
 بھی تقریباً وہی نقشہ پیش کرتی ہے۔

⑬ اعضاء وضو آگ سے محفوظ رہیں گے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

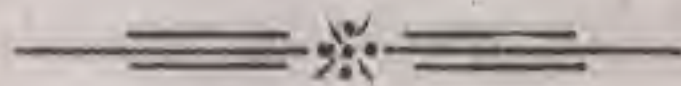
خَلِّتُوا اَصَابِعَكُمْ لَا يَحْتَلُّهَا اللّٰهُ النَّادِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (دارقطنی)

ترجمہ۔ اپنی انگلیوں کا (بوقت وضو) جلال کرو۔ ان انگلیوں میں قیامت کے
 دن اللہ تعالیٰ دوسخ کی آگ داخل نہ کرے گا۔

فے۔ چونکہ عام طور پر وضو کرتے وقت انگلیوں کے اندر پانی نہیں پہنچتا۔

اس لئے ارشاد فرمایا کہ انگلیوں کے درمیان مخصوص پاؤں کی انگلیوں کے درمیان
خلال کیا کرو تاکہ وہاں بھی وضو کا پانی پہنچ جائے۔ اور یہی حکم دوسرے اعضاء کا
بھی ہے جیسا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک ایڑی کو دیکھ کر فرمایا
وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ یعنی جو ایڑی وضو کرتے وقت لاپرواہی سے
خشک رہ گئی ہے یہ تو آگ میں جلنے کی مستحق ہے۔ (واللہ الموفق)

(ضروری ہے) جو اجر و ثواب مردوں کو مسجد میں جانے سے ملتا ہے وہی
ثواب بلکہ اس سے بھی زیادہ خواتین کو اپنے گھروں میں عبادت کرنے سے ملتا ہے۔
دعا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کو نمازی
بنائے۔ آمین



دینی اور اخلاقی حکم

اپنی ماں کا ادب کرو۔ کسی کو ماں کی گالی نہ دو۔

رحمت کائنات

اس دور کا عظیم فتنہ انکارِ حیات سید الانبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اسلام کے بنیادی عقیدہ
ختم نبوت اور نبوت کاملہ وائمہ کے سرسرمخانی ہے۔ اگر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
کو روئے اقدس میں حیات برزخی حاصل نہیں تو پھر آپ کی رسالت کیسے رہ سکتی ہے؟
علاں کہ محمد رسول اللہ کا یہ ارشاد واضح ہے کہ آپ آج بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں
اس فتنہ کے انسداد اور حیاتِ رحمت و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی
کتاب رحمت کائنات کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جو اب بارہویں بار
طبع ہو رہی ہے۔ مجلد سنہری ہدیہ صرف تیس روپیہ ۲۰۰/-

رومانی تحفہ

انسانیت کی ممتاز صفت اخلاقِ حسنہ سے مشرف ہونا
ہے۔ یہ انسانی جوہر انسان میں کس طرح آسکتا ہے؟ اس
کے لئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مکتوبِ گرامی کا اردو زبان میں سلیس ترجمہ
پیش کیا گیا ہے۔ بہترین طباعت اور کتابت کے ساتھ چوتھی بار شائع ہوا
ہے۔ قیمت ۱۰/- روپے صرف

یا فرمائی کا پتہ

فہرستِ محمدیہ اسنادِ الحسنیہ

دارالارشاد ————— مدنی روڈ ————— انکشہر پاکستان

قطب الارشاد والتكوين شيخ العرب والعجم
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کی جامع سوانح

بنام چرخ

جواب دوسری بارشاندہ طریقے سے شائع ہو چکی ہے

ہدیہ ۳۰۰ روپے

عقیدہ حیات النبی ﷺ پر تمام اکابرین علماء دیوبند کی
مصدقہ اور مقبول بارگاہ نبوی ﷺ

رحمت کائنات

از

امام الزاہدین والعارفین قطب عالم
مولانا مفتی محمد زکریا الہادی الحسینی

ہدیہ ۳۰۰ روپے